بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

’’پوپ عمومی رنگ میں امن کی بات کرتا ہے مگر آپ کے خلیفہ نے برملا طور پر طاقتور قوموں کو مخاطب کر کے بات کی ہے‘‘

’’حقیقت میں وہ خلافت کے سلطان نصیر تھے‘‘

مکرم مولانا کے محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ آف کیرالہ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 1 رنومبر 2019 بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ دنوں میں یورپ کے بعض ممالک کے دورے پر گیا تھا جہاں دو ممالک ہالینڈ اور فرانس کے جلسہ سالانہ بھی تھے اسکے علاوہ مساجد کے افتتاح اور دوسرے پروگرام غیروں کے ساتھ بھی ہوتے رہے۔ فرانس میں یونیسکو کی عمارت میں تقریب ہوئی جس میں اسلامی تعلیمات بیان کرنے اور علمی اور سائنسی ترقی میں مسلمانوں کے کردار کو بیان کرنے کی بھی توفیق ملی۔ اسی طرح برلن میں ایک پروگرام میں سیاستدانوں اور پڑھے لکھے لوگوں کو اسلامی تعلیم کے بارے میں بتایا جس کا ان پہ بڑا مثبت ردّعمل ہوا۔ اس وقت میں بعض غیروں کے تاثرات بیان کروں گا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو اسلام کی حقیقی تعلیم سمجھنے کا ہر جگہ موقع ملا۔

ہالینڈ میں جلسہ کے دوسرے دن ایک پروگرام میں ڈچ مہمانوں سے مخاطب ہونے کا موقع ملا۔ 125 غیر مسلم ڈچ مہمان شامل ہوئے۔ روٹرڈم شہر سے آنے والے ایک مہمان ہیمن میٹر صاحب نے کہا کہ جلسہ پر آنے سے قبل میں گھبرایا ہوا تھا کہ اس جلسے پر مسلمان اکٹھے ہو رہے ہیں پتا نہیں کیا ہو گا مگر یہاں آ کر بڑی حیرت ہوئی کہ امن کی باتیں ہو رہی ہیں۔ پوپ عمومی رنگ میں امن کی بات کرتا ہے مگر آپ کے خلیفہ نے برملا طور پر طاقتور قوموں کو مخاطب کر کے بات کی ہے۔

پھر ایک ڈچ میاں بیوی تھے جو شامل ہوئے اس میں وہ کہتے ہیں کہ جلسہ کا ماحول عجیب تھا سب لوگ خوش اخلاق تھے لگتا تھا ایک جنت نظیر ماحول ہے اور پھر تقریر کے بارے میں میری انہوں نے کہا کہ بڑا اس کا اثر ہوا ہم پہ اور مترجمین نے بھی بہت متاثر کیا بڑا اچھا ترجمہ ساتھ ساتھ ہو رہا تھا۔ یہ مترجمین پہ بھی depend کرتا ہے کہ وہ کس طرح بیان کرتے ہیں اس لئے ہمارے کوشش یہ کرنی چاہیے ترجمہ کے شعبہ کو ایم۔ٹی۔اے میں تو کرتے ہی ہیں مختلف ملکوں میں بھی کہ ترجمے صحیح رنگ میں ہونے چاہئیں جب بھی وہاں فنکشن اور جلسے ہوں۔

ایک مہمان ڈینی ہارکنگ صاحب کہتے ہیں کہ یہاں بڑا اچھا مجھے محسوس ہو رہا ہے اور آپ کے خلیفہ بھی امن اور باہمی ہم آہنگی کی باتیں کرتے ہیں۔ آپ کی جماعت صرف احمدیوں سے ہی نہیں بلکہ ہر مذہب سے تعلق رکھنے والوں سے اچھا برتاؤ کرتی ہے۔ آپ نے دنیا میں پھیلی بدامنی کا ذکر کیا ہے اور امن کے قیام کی ضرورت پے زور دیا ہے۔ ہمیں اس بارے میں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم سب مل کر امن کا قیام کریں۔

ہالینڈ میں المیرے شہر میں مسجد کے افتتاح میں المیرے چرچ کے چیئرمین ’’ہائی اووے تزل‘‘ صاحب آئے ہوئے تھے کہتے ہیں

کہ آپ کی جماعت کا پیغام امن کا پیغام ہے آپ کے خلیفہ نے امن اور مذہبی آزادی پر بہت ہی اچھی تقریر کی ہے۔ المیرے میں پہلے کیتھولکس اور پروٹسٹنٹ مل کر امن کے ساتھ رہتے تھے اب امید ہے کہ احمدی بھی ہمارے ساتھ مل کر امن کے ساتھ رہیں گے۔

ایک لوکل خاتون ایولن صاحبہ کہتی ہیں کہ افسوس کی بات ہے کہ دنیا کو اسلام کی یہ تصویر نہیں دکھائی جاتی۔ آپ کی جماعت کے لوگ بہت محنتی ہیں اور مہمان نواز ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پھر فرانس کا دورہ تھا وہاں جلسہ تھا وہاں بھی غیر احمدی اور غیر مسلم مہمانوں کے ساتھ نشست تھی جس میں 75 کے قریب مہمان آئے ہوئے تھے۔ ایک مہمان خاتون نے کہا کہ جب خلیفہ نے یہ بات کی کہ وہ فرانس میں جو مختلف حملے ہوئے ہیں ان کی مذمت کرتے ہیں تو انہوں نے واضح کر دیا کہ اسلام کا ایسے حملوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پھر کہتی ہیں کہ امام جماعت احمدیہ نے اسلام کی جو حقیقی تصویر پیش کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان آسانی سے مغربی دنیا میں انٹیگریٹ ہو سکتے ہیں اور کہنے لگیں کہ جو کہتے ہیں کہ مغربی دنیا میں اسلام کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے مسلمان وہاں مل کر نہیں رہ سکتے وہ غلط کہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو آج کی تقریر سننی چاہئے تھی۔

مراکش سے تعلق رکھنے والے ایک غیر احمدی مہمان سفیان صاحب کہتے ہیں کہ مجھے آج کے خطاب سے اس بات کا اندازہ ہوا کہ آپ لوگ ہی حقیقی اور اصل مسلمان ہیں اور جو لوگ کہتے ہیں کہ آپ مسلمان نہیں ہیں وہ بالکل غلط کہتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پھر 8/ اکتوبر کو یونیسکو میں تقریب تھی۔ اس تقریب میں 91 مہمان شریک ہوئے۔

مالی سے یونیسکو کے ایمبیسیڈر عمر قیدا صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ امام جماعت امن پھیلا رہے ہیں میں آپ کے امن کے پیغام کی وجہ سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ عالمی انصاف اور ہم آہنگی کا جو تصور امام جماعت نے پیش کیا ہے دنیا کو اس کی اشد ضرورت ہے۔

پھر نیٹو میموریل کے صدر مسٹر برینٹن نے کہا کہ یہ کانفرنس اہم اور تاریخی تھی اس سے امن رواداری اور اخوت قائم ہو سکتی ہے۔ میری خواہش ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ جماعت احمدیہ کے امام کے پیغام کو سنیں۔

پھر فرانس میں مالی سے تعلق رکھنے والے کیتھولک افراد کی ایسوسی ایشن کے صدر دیالو صاحب بھی اس پروگرام میں شامل تھے کہتے ہیں کہ اگر دنیا میں وہ اسلام قائم ہو جو امام جماعت احمدیہ پیش کر رہے ہیں تو دنیا کے سب مسائل ختم ہو جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر سٹراس برگ فرانس میں مسجد کا افتتاح تھا وہاں تقریباً 191 مہمانوں نے شرکت کی۔ ممبر آف فرنچ پارلیمنٹ مارٹن صاحبہ نے کہا کہ میں بہت خوش ہوں کہ آپ نے ایک بھرپور پیغام دیا ہے ایک امن کا پیغام بھائی چارے کا پیغام اور یہ پیغام تمام دنیا کے لئے ہے۔ فرنچ لوگوں کو اس اصل اور حقیقی اسلام کو جاننے کی ضرورت ہے جو خلیفہ نے پیش کیا ہے۔

ایک مہمان نے کہا کہ میرے لئے اپنے جذبات بیان کرنا ممکن نہیں ہے مجھے اسلام کی اس تنظیم کا پہلے بالکل علم نہیں تھا۔ جو آج میں نے یہاں سنا ہے میں اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسلام کی یہ شاخ امن پسند شاخ ہے یہ اسلام کی اصل تصویر ہے یہ ایسا اسلام ہے جس میں انسانیت ہے پیار ہے محبت ہے۔ اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ جو اسلام ہمیں بتایا جاتا ہے وہ اسلام نہیں بلکہ کوئی اور شئے ہے۔

حضور انور نے فرمایا: 14/ اکتوبر کو مسجد ویزبادن جرمنی کا افتتاح تھا اس تقریب میں شامل مہمانوں کی تعداد 370 تھی۔ کیتھولک چرچ کے ایک پادری نے کہا کہ اس تقریر میں جو آپ نے کی ہے تمام نقطہ ہائے نظر بیان کر دیئے ہیں اور میں ان سے کامل اتفاق رکھتا ہوں کاش دنیا کے تمام لیڈر امن کے بارے میں تقریر کریں تو بڑا اچھا ہو۔

پھر ایک خاتون وونی صاحبہ جوشہر ویزبادن کے پارلیمنٹ میں شعبہ انٹیگریشن کے لئے کام کرتی ہیں۔کہتی ہیں کہ یہ خطاب نہایت حوصلہ افزا محسوس ہوا۔ایک بات جو میرے لئے نہایت اہم ہے اور مجھے کبھی بھولے گی نہیں وہ یہ تھی کہ تمام احمدیوں کو اپنے ماحول کے لئے مفید وجود بننا چاہئے۔اگر تمام مسلمان فرقے آپ احمدیوں کی طرح اوپن مائنڈڈ ہوتے تو ہمارا آپس میں مل جل کر رہنا بہت آسان ہو جاتا۔حضور انور نے فرمایا: یہاں یہ بھی واضح کر دوں کہ بیشک ہم مل جل کر تو رہتے ہیں لیکن بعض لوگ بعض دفعہ مداہنت کا اظہار کر دیتے ہیں۔اس لئے اپنی تعلیم کے اندر رہتے ہوئے آپ بات کریں اور اسی اخلاق کے دائرے میں رہتے ہوئے آرام سے تعلیم بتائی بھی جا سکتی ہے اس لئے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔انٹیگریشن کا مطلب یہ ہے کہ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسلام کی تعلیم واضح کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر فلڈہ میں مسجد بیت الحمید کا افتتاح ہوا اس تقریب میں بھی 330 مہمان شامل ہوئے۔

ایک صاحب ہارل صاحب نے کہا کہ اس سے قبل جو تعارف ہمیں اسلامی تعلیمات کے بارے میں تھا وہ اسلام کی درست تصویر پیش نہیں کرتا اس لئے آج کی شام میرے لئے ایک مثبت اور پرامن پیغام لائی ہے۔

ایک مقامی ٹیچر نے حضور انور کی تقریر کے متعلق کہا کہ اسے اسکول میں طلباء کو سنوا کر پوچھنا چاہئے کہ آپ اس سے کیا سمجھے اور آپ کے خیال میں یہ خوبصورت تعلیم کس مذہب کی ہوسکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر برلن میں اسلام اینڈ یورپ کے موضوع پہ خطاب تھا۔الیگزینڈر صاحب جو ممبر آف پارلیمنٹ ہیں کہتے ہیں کہ اگرچہ یہ موضوع جدید تھا اور عصری تقاضوں سے ہم آہنگ تھا لیکن خلیفہ نے اپنے مؤقف کو قدیم اسلامی ماخذ سے سپورٹ کر کے ثابت کیا کہ اسلام اور قرآن نے مذہب کی بنیاد روز اول سے ہی انسانی ہمدردی اور امن اور سلامتی کی تعلیم پر رکھی ہے۔

پروفیسر ہیربٹ ہیڈے کہتے ہیں کہ جماعت کو تعلیمی میدان میں نمایاں کر کے دیگر مذہبی جماعتوں سے ممتاز مقام پر کھڑا کر دیا۔

سبین لیڈن صاحبہ ہیں کہتی ہیں امام جماعت احمدیہ نے آنے والی نسل انسانی کے درد کو جس طرح قبل از وقت محسوس کر کے آج کی لیڈرشپ کو خبردار کیا ہے اس کا میرے دل پر گہرا اثر ہے۔

ایک مہمان کہتی ہیں کہ جو بات مجھے خلیفہ کے خطاب میں بہت اہم لگی وہ تعلیم وتربیت کی اہمیت ہے کیونکہ جب انسانوں کو علم ہو کہ ان کی مقدس کتاب کیا تعلیم دیتی ہے پھر بہت سی مشکلات سے ہم بچ رہ سکتے ہیں۔حضور نے احمدی نوجوانوں کو مخاطب کر کے فرمایا: یہ آج احمدی نوجوانوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ خاص طور پر قرآن کریم کو پڑھیں اور سمجھیں تا کہ ان کو سمجھایا جائے اور یہ لوگ پھر مجبور ہوں گے کہ اس پر غور کریں اور اس کی حکمت کو سمجھیں اس تعلیم پر عمل کریں یا اس تعلیم کو مانیں۔

حضور انور نے فرمایا: پھر مسجد مہدی آباد کا افتتاح تھا۔اس تقریب میں تقریباً 170 مہمان شامل ہوئے۔ایک مہمان جو وائس میئر ہیں کہتی ہیں کہ میں واپس جا کر ضرور خلیفہ کی باتوں کو پھیلاؤں گی۔اور جب بھی کوئی اسلام پر اعتراض کرے گا تو میں خلیفہ وقت کے ارشاد کو پیش کرتے ہوئے اسلام کا دفاع کرنے کی کوشش کروں گی۔

حضور انور نے فرمایا: نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم مولوی محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ پال گھاٹ کیرالہ انڈیا کا ہے۔54 سال کی عمر میں 15 / اکتوبر کو ان کی وفات ہوئی تھی۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔ان کے خاندان میں احمدیت ان کے والد مکرم مولوی کے محمد علوی صاحب کے ذریعہ آئی تھی جو کہ غیر احمدیوں کے معروف عالم تھے۔قبول احمدیت کی وجہ سے انہیں شدید مخالفت کا سامنا

کرنا پڑا۔ان کے ذریعہ صوبہ کیرالہ میں سینکڑوں افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔مرحوم مولوی کے محمود احمد صاحب نے اپنے والد کی نصیحت پر کالج کی تعلیم ترک کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا تھا اور 1988ء میں جامعہ پاس کیا۔مرحوم ایک بہت بڑے عالم تھے۔متقی،صوم وصلوۃ کے پابند،تہجد گزار د،عاگو،غریب پرور،صابر اور شاکر مخلص انسان تھے۔قرآن کریم،حدیث،حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور خلفائے کرام کی کتب کا گہرا مطالعہ تھا۔عربی،اردو،ملیالم اور تامل زبانوں پر بھی کافی عبور تھا۔مرحوم کے پاس اپنی ذاتی لائبریری تھی۔اس میں بے شمار نایاب کتابیں تھیں۔صوبہ کیرالہ تامل ناڈو لکش دیپ اور بیرون ملک کویت میں ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ایک اچھے مقرر اور مناظر بھی تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر 1994ء میں ان کو محترم مولانا دوست محمد شاہد اور حافظ مظفر احمد صاحب کے ساتھ جماعت کے ایک شدید مخالف مولوی کے ساتھ مناظرے کی بھی توفیق ملی۔مرحوم موصی تھے پسماندگان میں دو بیویاں اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔دو داماد اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقف زندگی ہیں۔ان کے ایک داماد لکھتے ہیں کہ آپ جامعہ کے آخری سال کی چھٹیوں میں اپنے والد صاحب کی ہدایت پر گھر نہیں گئے بلکہ دو ماہ خالص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرنے کے لئے وقف کر دیئے۔جامعہ کے طلباء کے لئے اس میں ایک بڑا نمونہ ہے۔1998ء میں اور 2015ء میں انجمن اشاعت اسلام کے ساتھ جماعت کے تاریخی مناظرے ہوئے جس میں موصوف کو بطور مناظر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔علاوہ ازیں اہل قرآن اور اہل حدیث کے ساتھ بھی محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے کامیاب مباحثات کرنے کی سعادت پائی۔مرحوم صوم وصلاۃ کے پابند تھے چھوٹی عمر میں ہی تہجد پڑھنے کے عادی تھے۔ان کے داماد لکھتے ہیں کہ لڑکپن کا ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ مرحوم نماز تہجد ادا نہیں کر سکے جس پر ان کے والد صاحب نے کہا کہ بیٹا کیا آپ نہیں چاہتے کہ آپ کو مقام محمود ملے اس دن سے آپ نے اس وصیت کو پلے باندھ لیا اور عمر بھر اس پر عمل درآمد کیا حتی کہ بیماری اور اشد کمزوری کی حالت میں بھی اس پر قائم رہے۔خلافت کے ساتھ والہانہ محبت اور عقیدت تھی اور اخلاص کا گہرا تعلق تھا۔تعلیمی تربیتی تبلیغی نشست میں بڑا حصہ خلافت کیلئے مخصوص ہوتا تھا اور اس موضوع پر بات کرتے ہوئے اکثر جذباتی ہو جایا کرتے تھے۔2015ء میں ایک خاتون اپنے بچوں کے ساتھ احمدی ہوئیں ان کے خاوند بیرون ملک تھے جب وہ آئے تو ان سے انہوں نے تبلیغ کی۔انہوں نے ایک سوال کیا کہ خلافت کو ماننے کی ضرورت کیا ہے اور اس پر مرحوم نے منصب خلافت اور خلافت کی اہمیت و برکات کے بارے میں اتنے جذباتی انداز میں باتیں کیں کہ ان کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں اور جس کا اس غیر از جماعت پر بھی ایسا اثر ہوا کہ فوراً انہوں نے بھی بیعت کر لی۔

حضور انور نے فرمایا: حقیقت میں وہ خلافت کے سلطان نصیر تھے۔اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar (aba) 2nd - November - 2019

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB